قرآن کی قسم کھا کر توڑنے کا شرعی کفارہ کیا ہے؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12207

تاریخ اجراء: 29 شوال المکرم 1443ھ/31 مئی 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید نے قرآن کی قسم کھائی کہ میں اپنے فلاں دوست سے بات نہیں کروں گا۔ اب زید اس سے بات کرنے لگ گیا ہے، اس صورت میں زید کو کیا کرنا ہوگا؟؟ رہنمائی فرمادیں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِكِ الْوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَایَةَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مستقبل میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے پر قسم کھانے کو شریعت کی اصطلاح میں یمینِ منعقدہ کہتے ہیں اور یمینِ منعقدہ کے توڑنے پر کفارہ لازم آتا ہے، نیز قرآن کی قسم بھی شرعاً قسم ہے۔ **اب جبکہ صورتِ مسئولہ میں دوست سے بات کرنے پر زید کی وہ قسم ٹوٹ چکی ہے، لہذا صورتِ مسئولہ میں زید پر اس قسم کا کفارہ ادا کرنا لازم ہے۔**

قسم کا کفارہ یہ ہے کہ دس مسکینوں کو صبح وشام دو وقت کا کھانا کھلائیں اور اس میں جن کو صبح کھانا کھلایا ان ہی کو شام میں بھی کھلائیں تب ہی کفارہ ادا ہوگا یا دس مسکینوں کو متوسط درجے کے کپڑے دیں۔ البتہ کفارے کی ادائیگی میں اس بات کا بھی اختیار ہوتا ہے کہ چاہے، تو کھانے کے بدلے میں ہر شرعی فقیر کو الگ الگ ایک صدقۂ فطر کی مقدار برابر رقم دیں۔ واضح رہے کہ ساری رقم ایک ساتھ ایک ہی فقیر کو نہیں دے سکتے بلکہ دس فقیروں کو الگ الگ دینی ہوگی یا ایک شرعی فقیر کو الگ الگ دس دن تک دینی ہوگی۔ نیز اگر کوئی شخص دس صدقہ فطر کی مقدار رقم دینے پر بھی قدرت نہ رکھتا ہو تو اس صورت میں حکم یہ ہے کہ وہ لگاتار تین دن کے روزے رکھے۔

یمین منعقدہ توڑنے پر کفارہ واجب ہوتا ہے۔ جیسا کہ فتاویٰ عالمگیری میں ہے: ”ومنعقدة وهو أن يحلف على أمر في المستقبل أن يفعله أو لا يفعله وحكمه لزوم الكفارة عند الحنث“ یعنی قسم کی تیسری قسم یمینِ منعقدہ ہے، اور وہ یہ ہے کہ کوئی شخص کسی مستقبل کے معاملے پر قسم کھائے کہ اس کو کرے گا، یا نہیں کرے گا۔ اس کا حکم یہ ہے کہ قسم توڑنے پر کفارہ لازم ہو جائے گا۔ (فتاوی عالمگیری، ج02، ص52، مطبوعہ پشاور)

قسم کے کفارے کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْۤ اَیْمَانِکُمْ وَ لٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ ۚ **فَکَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ ؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ** ؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ“ ترجمہ کنزالایمان: اللہ تمہیں نہیں پکڑتا تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی **قسم کا بدلہ دس مسکینوں کو کھانا دینا، اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑے دینا یا ایک بردہ آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے،** یہ بدلہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان **مانو۔** (القرآن الکریم، پارہ 07، سورۃ المائدہ، آیت: 89)

الجوہرۃ النیرہ میں ہے: ”(کفارۃ الیمین عتق رقبۃ۔۔۔ وان شاء کسا عشرۃ مساکین۔۔۔ وان شاء اطعم عشرۃ مساکین) وتجزئ فی الاِطعام التملیک والتمکین، فالتملیک ان یعطی کل مسکین نصف صاع من بر او دقیقہ او سویقہ، او صاعا من شعیر او دقیقہ او سویقہ، او صاعا من تمر“ **یعنی قسم کا کفارہ ایک غلام آزاد کرنا ہے اور چاہے تو دس مسکینوں کو کپڑے پہنائے اور چاہے تو دس مسکینوں کو کھانا کھلائے اور کھلانے میں مالک بنانا اور قدرت دینا دونوں صورتیں کافی ہیں۔ مالک بنانا یہ ہے کہ ہر مسکین کو آدھا صاع گندم یا اس کا آٹا یا اس کا ستو یا ایک صاع جو یا اس کا آٹا یا اس کا ستو یا ایک صاع کھجور دے۔** (الجوھرۃ النیرۃ، کتاب الآیمان، ج 02، ص 252-251، مطبوعہ کراچی، ملخصاً)

صدر الشریعہ علامہ مفتی محمد امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ قسم کے کفارے کے متعلق فرماتے ہیں: ”**قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس 10 مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے** یعنی یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے۔۔۔ اور جن مساکین کو صبح کے وقت کھلایا انھیں کو شام کے وقت بھی کھلائے دوسرے دس 10 مساکین کو کھلانے سے ادا نہ ہوگا۔ اور یہ ہو سکتا ہے کہ دسوں کو ایک ہی دن کھلادے یا ہر روز ایک ایک کو یا ایک ہی کو دس دن تک دونوں وقت کھلائے۔۔۔ اور کھلانے میں اباحت و تملیک دونوں صورتیں ہو سکتی ہیں اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کھلانے کے عوض ہر مسکین کو نصف صاع گیہوں یا ایک صاع جو یا ان کی قیمت کا مالک کر دے یا دس 10 روز تک ایک ہی مسکین

کو ہر روز بقدر صدقہ فطر دیدیا کرے۔۔۔اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے درپے تین روزے رکھے۔“ (بہارشریعت،ج02،ص308،305،مکتبۃ المدینہ،کراچی،ملتقطاً)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.daruliftaahlesunnat.net
daruliftaahlesunnat
DaruliftAhlesunnat
Dar-ul-Ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net